انتقاد

تعرف : ۔ مترجمہ ڈاکٹر پیر محمد حسن صاحب، حجم ۲۶۴ ، مجلد مع گرد پوش ، قیمت ۱۰ روپے ۔ ملنے کا پتہ : المعارف ، گنج بخش روڈ ، لاھور۔

اصل کتاب عربی میں '' التعرف لمذھب اھل التصوف '' مصنفہ امام تاج الاسلام ابوبکر محمد بن ابی اسحق ابراھیم بن یعقوب الکلاباذی البخاری (المتوفی سنہ ۳۹۰ ھجری تقریباً) کی تصنیف ھے جو صوفیاء کے عقاید و افکار پر قدیم ترین اور مستند کتاب سمجھی جاتی ھے ۔ اور اس حد تک اسے مستند اور اھم کتاب قرار دیا گیا ھے کہ شیخ شہید سہروردی متوفی سنہ ۵۸۷ ھ کا یہ قول زبان زد ھے:۔

لولا التعرف لماعرف التصوف

یعنی اگر یہ کتاب التعرف نہ ھوتی تو تصوف کی شناخت نہ ھوتی۔

کتاب کا موضوع ، اور اس کی تصنیف سے کیا مقصود ھے، بقول مترجم یہ کتاب کے نام ھی سے ظاھر ھے۔ وہ اپنے فاضلانہ مقدمہ میں بیان کرتے ھیں :

'' جب ھم اصل کتاب کو لیتے ھیں تو کتاب کے نام سے ھی کتاب کے لکھنے کی وجہ سمجھ میں آجاتی ھے ۔ کتاب کا نام التعرف لمذھب اھل التصوف ھے۔ لوگوں کو صوفیاء کے مذھب سے روشناس کرانا چاھتے ھیں ۔ سوال یہ پیدا ھوتا ھے کہ اس کی ضرورت کیوں پڑی ۔ آربری (مشہور مستشرق جنھوں نے اس کتاب کا متن اور انگریزی ترجمہ شایع کیا ھے) نے اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا ۔ خود مصنف نے نہ واضح الفاظ میں نہ اشارۃ اس کا ذکر کیا ھے ۔ مگر میرے نزدیک اس کتاب کے لکھنے کی یوں ضرورت محسوس ھوئی کہ اس دور میں غلط کار اور جعلی صوفیا نے اس فرقہ کو

بدنام کر رکھا تھا ۔ وہ اپنے غیر شرعی اعمال اور اپنے الحاد اور زندقہ کو تصوف کے رنگ میں پیش کرتے اور اپنے ظاہری زھد اور عبادت کی آڑ لے کر لوگوں کو گمراہ کرتے تھے ، اور بعض لوگ ان کو بدنام کرنے کی نیت سے وہ عقاید ان کی طرف منسوب کر دیتے جن سے ان کا دامن پاک ھوتا ۔ اس بات میں اس زمانہ میں کرامیہ پیش پیش تھے "۔

مصنف نے بغیر کسی فرقہ یا فرد کو مورد ملامت بنائے ، صوفیاء کے عقاید و اعمال پیش کر کے ثابت کیا ھے کہ صوفیوں کے عقاید میں کوئی ایسی چیز نہیں ھے جسے اھل سنت کے عام عقاید سے مخالف قرار دیا جاسکے ۔ خود امام کلاباذی ایک حنفی فقیہ محلہ کلاباد شہر بخارا کے رھنے والے تھے ، اور عقاید و اعمال میں سنی اور مسلک فقہ میں حنفی تھے ۔

اصل عربی کتاب مع ضخیم فارسی شرح از اسمعیل بن محمد بن عبد اللہ المستملی (المتوفی سنہ ۴۳۴ ھ) سنہ ۱۳۳۰ ھ مطابق سنہ ۱۹۱۲ ء میں مطبع نولکشور لکھنؤ میں چھپی تھی ۔ اس کا ایک نسخہ ادارۂ تحقیقات اسلامی اسلام آباد میں داخلہ نمبر ۱۴۳۰ پر موجود ھے ۔ اس کے بعد پروفیسر آربری صاحب نے اس کی تصحیح کر کے سنہ ۱۳۵۲ ھ مطابق سنہ ۱۹۳۳ ء میں شایع کیا ۔ لیکن شاید انھیں پہلی اشاعت کی اطلاع نہیں مل سکی اس لئے انہوں نے اپنی اشاعت کو اولین اشاعت قرار دے دیا ۔ اور اصل عبارت کی پوری طرح تصحیح بھی نہیں کر سکے ۔ پھر اسی غلط نسخہ سے انگریزی میں ترجمہ کر کے سنہ ۱۳۵۴ ھ مطابق سنہ ۱۹۳۵ ء میں اپنا ترجمہ شایع کر دیا ۔ آربری صاحب کی اشاعت اور لکھنؤ کی اشاعت کے مابین بائیس سال کی مدت میں یہ کتاب دو بار مطبع عیسی البابی الحلبی قاھرہ سے بغیر تحقیق چھپ کر شائع ھوئی ، لیکن شاید ان مطبوعہ نسخوں کی اطلاع بھی جناب آربری صاحب کو نہ ھوسکی ۔ سنہ ۱۳۸۰ ھ میں ڈاکٹر عبد الحلیم محمود

اور جناب طه عبد الباقی سرور نے دو قلمی نسخوں اور دیگر ذرائع سے تحقیق کر کے اس کتاب کا ایک اچھا نسخہ زیر صفحہ قیمتی اضافوں اور حوالوں کے ساتھ مطبع عیسی البابی قاهره سے شایع کیا هے۔ یه نسخه کتب خانه ادارهٔ تحقیقات اسلامی اسلام آباد میں داخله ۸۳۳۸ پر موجود هے۔ غالباً یه نسخه فاضل مترجم کی نظر سے نهیں گزرا۔ ورنه تصحیح متن کے سلسله میں وه اس کا ذکر ضرور کرتے۔

بهر حال فاضل مترجم ڈاکٹر پیر محمد حسن صاحب نے نه صرف یه که نهایت عمده اردو ترجمه کیا هے بلکه مقابله کر کے جناب آربری کے نسخه کی تصحیح بھی کی هے۔ اور ترجمه کے لئے یه ضروری هے که اصل متن کی پوری تصحیح بھی کی جائے ورنه ترجمه غلط هوگا۔ ڈاکٹر صاحب ایک کہنه مشق فاضل اور تجربه کار مترجم هیں ۔ وه اس سے پہلے ابریز، بلوغ الارب اور رساله قشیریه کے اردو تراجم بھی کر چکے هیں۔ مترجم نے اس ترجمه پر ایک مختصر مگر فاضلانه مقدمه بھی لکھا هے جو کتاب اور مصنف کے متعلق گرا نقدر معلومات پر مشتمل هے۔ اور فاضل مترجم کی محققانه مساعی کا آئینه دار هے۔ یه ترجمه اردو زبان میں ایک اچھی اور مستند کتاب کا ایک مفید و کار آمد اضافه هے۔ اس سے یه واضح طور پر معلوم هو جاتا هے که بهت سی باتیں جو صوفیاء کی طرف منسوب هیں صحیح نهیں هیں۔

عبدالقدوس هاشمی